ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

قبائلی نظام پر مبنی جرگہ، تاریخ و توسیع، نوعیت اور متعلقات، قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیہ

The Tribal System: An Exploration of Its History and Expansion in the Context of the Quran and Sunnah

1۔امیر زمان کاکڑ

پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات BZU ملتان

2۔مریم نورین

پی ایچ ڈی سکالر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کے پی

3۔مفتی کفایت اللہ

پی ایچ ڈی سکالر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کے پی

Abstract

To solve conflicts and problem ,to reconcile the parties, A Jirga consisting of regional officials is organized in the tribal system to solve national problems and interests and the peace and order of the region and other major problems, this constitution of Jirga exists in the tribes many centuries ago, Since Jirga is considered as a high level commission in tribal system ,its decision is final and anyone has not the right to refuse or disagree with it , The purpose of Jirga is to provide speedy justice to the parties or to decide the interests of the entire tribe or sub-branch, Although the Jirga has been in existence for centuries ,it still exists in the original form with the passage of time apart from partial changes, Jirga decision are within the realm of culture and religion, the main role in the Jirga is played by the regional trustees ,A Jirga is a very simple and quick problem_ solving consultative round table conference in person, usually a Jirga is used to resolve major issues and minor issues are resolved through mediation ,although there is no specific form of mediation but for the resolution of any family or business or other small problems any person may be mutually agreed upon by the parties arbitration can be called a type of Jirga ,although there is a clear difference between the two, Decision of the Jirga or through arbitration with the consent of the parties are made in accordance with Islamic law, however partial judgments are exempt from this.

Keywords: conflicts and problem, A Jirga consisting of regional, arbitration

تمہید

قبائلی نظام بے شمار خوبیوں سے مزین ہے ان خوبیوں میں ایک خوبی تمام چھوٹے اور بڑے مسائل کو جرگے کے ذریعے حل کرنا ہے اور تمام بڑے قومی مسائل پر جرگے کا انعقاد کرنا ہے جرگہ قبائلی نظام ایک اعلیٰ وسم کا کمیشن تصور کیا جاتا ہے کوئی بھی رسم اچانک وجود میں نہیں آتی ہے دیگر رسوم کی طرح جرگہ کے وجود کے پیچھے بھی ایک تاریخی پسِ منظر ہے۔جرگہ پرانی اقوام اور تہذیبوں کاایک طریقہ کار ہے جس کے ذریعے وہ مسائل حل کرتے تھے ان قدیم اقوام اور تہذیبوں کی آثار قدیمہ میں سے دیگر آثار کی طرح جرگہ بھی آج اپنی طرز وطریقے پر زندہ ہے پشتون اور بلوچ قوم میں موجودہ جرگہ سسٹم آریائی قوم سے وراثت میں ملاہے لیکن زمانے کی ترقی کیساتھ ان میں بھی لازمی طور پر کچھ تبدیلیاں ضرور آچکی ہوں گی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اس بات کی تصدیق شاہ محمد مری نے اپنی ایک تاریخی اور مستند کتاب میں بھی کی ہے "جرگہ آریہ لوگ کرتے تھے بعد میں انگریز نے اسے ترقی دی اور باقاعدہ ادارے کی شکل دی "[1] جرگہ علاقے کے معتبرین عمر رسیدہ بزرگان علماء کرام قوم اور قبیلے کے سردار اور نواب سماجی اور معاشرتی رہنماؤں پر مشتمل ایک شورائی نظام ہے جو باہمی مشاورت سے علاقے اور قبیلے کو درپیش مسائل اور عوام الناس کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کیلئے جدوجہد کرتے ہیں جرگہ ایک پرانا سسٹم ہے سید انوار الحق جیلانی نے جرگہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا

"جرگہ کا دستور یا نظام پشتونوں میں زمانۂ قدیم سے چلا آرہا ہے کیونکہ پشتونوں کی زندگی میں ہر چھوٹی بڑی اور مشکل میں جرگہ کے صلح ومشورے اور اس کی رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے۔[2]

جرگہ کی حیثیت ایک قانون ساز پارلیمنٹ کی ہے جس کو بیک وقت عدالتی انتظامی اور قانون سازی کا حق حاصل ہے ایک انگریز مؤرخ نے اپنی کتاب میں جرگہ کے بارے میں یوں لکھا ہے۔

"جرگہ اپنی سادہ ترین شکل میں محض ایک اسمبلی ہے قریباً تمام اجتماعی امور خواہ وہ سرکاری ہوں یا عوامی اس کے دائرہ اختیار میں ہیں یہ انتظامی عدالتی اور قانونی فرائض ادا کرتا ہے اور اکثر وبیشتر ثالثی یا مصالحت کا ذریعہ بھی ہے "[3]

جرگہ میں کسی قبیلے یا علاقے کو درپیش مسائل کو حل کرنے کیلئے ایک گول میز اجلاس بلایا جاتا ہے جس کا آغاز ایک سنجیدہ سفید ریش فرد کی گفتگو سے ہوتا ہے جو اس جرگہ کے سامنے موجودہ مسئلہ خوب وضاحت کیساتھ پیش کرتا ہے اور اہلِ مجلس سے اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے تجاویز طلب کی جاتی ہیں اس میں ہر قبیلے اور ہر شاخ اور ہر قریہ کا نمائندہ لازمی طور پر شرکت کرتا ہے اور ہر ایک کو بولنے اور راائے دینے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

جرگہ میں کسی کو دوران مجلس کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں ہوتی اس لئے سب ایک گول دائرے کی شکل میں بیٹھتے ہیں تاکہ کسی کو فوقیت حاصل نہ ہو بسااوقات بعض حاضرین اس مجلس سے احتجاجاً واک آؤٹ بھی کرسکتے ہیں جس کی وجہ سے جرگہ اس وقت تک مؤخر کیا جاتا ہے جب تک ان افراد کو راضی کرلیں رائے لینے کے بعد چند مخصوص قبائلی معتبرین علیحدہ بیٹھ کر آپس میں صلاح ومشورہ کرکے کسی ایک رائے کو حتمی شکل دیتے ہیں جو پھر اہل مجلس کے سامنے رکھی جاتی ہے اور متفقہ طور پر ایک قرارداد کو پاس کرکے نافذالعمل کیا جاتا ہے بالفرض اگر کسی کو اس پر کوئی اعتراض ہو بھی تو اس کی شکایت کا ازالہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے تاکہ فیصلہ متفقہ منظور ہو، معترض اگرچہ دل میں تسلیم نہ کرتا ہو مگر بظاہر منظوری دیتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اگرچہ جرگے میں انھی علاقے اور قبیلے کے سربراہان موجود ہوتے ہیں جن کو واقعہ کی مکمل معلومات حاصل ہیں لیکن اہل جرگہ پھر دوبارہ از سر نو صحیح طرح تحقیقات کرنے کے بعد فریقین کا مدعا سن کر پھر مصالحت کی طرح قدم اٹھاتے ہیں، جرگہ کے فیصلے پر عمل درآمد سب پر لازم ہے جرگے کے فیصلے کی خلاف ورزی کرنے والے کو سخت سزا بھگتنا پڑتی ہے جرگہ کے حکم سے عدولی کرنے والے کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے جو نقد یا مال مویشی کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کو جلاوطن بھی کیا جاسکتا ہے الغرض جرگے کی طرف سے تجویز کردہ سزا مل جاتی ہے [4]

کیونکہ جرگے میں اکثر نواب سردار اور دیگر طاقتور معتبرین ہوتے ہیں جو فیصلہ کرنے کے بعد بازو کے زور سے بھی مسلط کرسکتا ہے جیمز سپین نے بھی اس بات کی تائید کی ہے "جب جرگہ ایک فیصلے پر پہنچ جائے تو اس کے تمام اراکین اس فیصلے کو نافذ کرنے کیلئے اپنی پوری قوت اور اثر ور سوخ استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں "[5]

اگر عمومی نظر سے دیکھا جائے تو عموماً جرگہ دو قسم کے مسائل حل کرنے کیلئے کوشاں ہے ایک وہ عمومی مسائل جو پورے علاقے یا پورے قبیلے کو درپیش ہوں جس کیلئے اجتماعی طور پر سب نے مل کر کام مسائل حل کرنا ہے دوسرے وہ انفرادی مسائل ہیں جو صرف دو خاندانوں یا قبیلوں کے ذیلی شاخوں کے درمیان واقع ہوں ۔ جرگہ کے ممبران متعین ہوتے ہیں نہ ان کی تعداد بلکہ اس کا تعلق مسئلہ کی نوبت سے ہے جتنا مسئلہ سنگین ہوا اتنا ہی اس میں معزز مشیران اور معتبرین کی تعداد زیادہ ہوتی ہے

جیمز سپین لکھتے ہیں :۔

> "جرگہ بنیادی طور پر ایک گول میز کانفرنس ہے اس کا کوئی صدر اور ممبر مجلس نہیں ہوتا ہر آدمی جس کے مفادات متاثر ہوتے ہیں بولنے کا حق رکھتا ہے فیصلے لازماً متفقہ ہوتے ہیں اور دعا پر ختم ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہو سکے تو جرگہ منتشر ہو جاتا ہے "[6]

اہل جرگہ اپنے فیصلے میں بالکل آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں کسی قسم کا دباؤ و اثر ور سوخ قبول نہیں کرتے ہیں مگر ان تبدیلیوں کی لہروں میں انگریز آنے کے بعد جیسے یہاں کے بسنے والوں کی آزادی چھن گئی ایسے ہی جرگے کی آزادیت پر مکمل غضب کیا گیا اب جرگہ انگریز سامراج کے منتخب کردہ علاقے کے نواب اور سردار کے زیر صدارت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جرگے کے فیصلے بہت متاثر ہوں گے حتمی فیصلہ میں زیادہ تر اثر ور سوخ نواب اور سردار کا ہوتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

طاہر محمد خان لکھتے ہیں

"جرگہ بلاشبہ اپنے محاسن کے پہلو رکھتا ہے لیکن جرگہ سسٹم پر جب انگریزوں کی چھاپ لگی ہے اور اسکے مقاصد بدل گئے ویسا جرگہ نہیں رہا جو انگریزوں کی آمد سے پہلے ایک سیدھا پنچایتی نظام تھا جس میں چھوٹے چھوٹے معاملات کو خوش اسلوبی سے قبیلے کے سربراہ یا معززین آپس میں بیٹھ کر طے کیا کرتے تھے "[7]

اور آجکل سیاسی رہنماؤں کا بھی کافی حد تک جرگہ میں دخل ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے تنازعات نمٹانے کیلئے سرکاری عدالتوں کی طرف رجحان کیا ہے لیکن اپنے مسئلے کو جرگہ کے بجائے عدالت لے جانے والے کم ہیں کیونکہ سرکاری عدالتوں کے فیصلے غیر تسلی بخش ہوتے ہیں ایک تنازعہ کا فیصلہ کئی دہائیوں بعد سنایا جاتا ہے اور بے شمار مال و دولت بھی خرچ ہوتا ہے۔

قبائلی مسائل اور تنازعات کو حل کرنے کا واحد ذریعہ جرگہ ہے جو قبائلی آئین کے مطابق فریقین کو مکمل برابر انصاف فراہم کرتا ہے اور بہت قلیل مدت میں حتی کہ قتل کے تنازعات کو بھی چند مہینوں کے اندر نمٹا دیا جاتا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ جرگہ سسٹم موجودہ عدالتی نظام سے بہت سستا اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں بڑے بڑے تنازعات کے فیصلے بغیر کسی فیس کے چند ہفتوں اور چند مہینوں میں فائنل کر دیے جاتے ہیں۔

ثالثی

دوسری قوام کی طرح بلوچستان کے قبائل میں تنازعات حل کرنے کا دوسرا طریقہ ثالثی یعنی تحکیم ہے ثالثی عام طور پر لین دین اور دیگر معاملات کے تنازعات کو حل کرنے کیلئے ہوتا ہے ثالثی کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ فریقین ایک معتبر آدمی پر اعتماد کر کے ان کو اپنا ثالث بناتے ہیں یا ہر فریق کا اپنا مقرر کردہ ثالث ہوتا ہے پھر یہ دو ثالث مل کر تنازعہ کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ثالث اپنے تجربے کی بنیاد پر پورے انصاف کیساتھ فریقین کو انصاف کی فراہمی کی کوشش کرتے ہیں۔

ثالث عام طور پر علاقے کا انصاف دار اور مشہور تجربہ کار شخص ہوتا ہے جو تنازعہ کو حل کرنے کیلئے دوسرے لوگوں سے بھی مشاورت کر سکتا ہے ثالثی کا دائرہ کار محدود ہوتا ہے اور کافی حد تک اس کے فیصلے پر عمل درآمد بھی ضروری سمجھا جاتا ہے ثالچی بھی اگرچہ ایک قسم کا جرگے کا جزء ہوتا ہے۔

لیکن جرگے اور ثالثی کے درمیان درجہ ذیل فرق پائے جاتے ہیں۔

(1) جرگہ بڑے بڑے تنازعات کو حل کرنے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے پھر خواہ وہ عمومی ہوں یا انفرادی جب کہ ثالثی میں چھوٹے چھوٹے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ثالثی میں صرف انفرادی مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے۔

(2) جرگہ میں تمام قبائلی مشیران و معتبرین کی شرکت ضروری ہوتی ہے اور فیصلہ ان سب کی باہمی مشاورت سے متفقہ طور پر حتمی فیصلہ فائنل ہوتا ہے جبکہ ثالثی میں صرف فریقین کے متعین کردہ ایک یا دو ثالث ہوتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

(3)جرگہ عموماً لڑائی جھگڑے قتل وغارت گری خونی جنگ کے تنازعات کو نمٹانے کیلئے ہوتا ہے جب کہ ثالثی میں لین دین تجارتی معاملات میں جو تنازعات پیدا ہوتے ہیں ان کا حل ثالثی سے نکالا جاتا ہے۔

(4)جرگے میں بین القبائل اور بین الاقوام کے درمیان تنازعات کا حل موجود ہوتا ہے جبکہ ثالثی میں اکثریت خاندانوں کے اندر کے معاملات کا حل ہوتا ہے۔

(5)جرگے کا متفقہ فیصلہ کا ماننا ضروری ہے کوئی اس کو مسترد نہیں کر سکتا ہے نہ کوئی اس فیصلے کو چیلنج کر سکتا ہے جبکہ ثالثی میں فیصلہ کو مسترد بھی کیا جاسکتا ہے ایک ثالث کا فیصلہ مسترد کر کے دوسرے ثالث سے ازسر نو فیصلہ کروایا جاسکتا ہے علاقے میں ایسے واقعات بے شمار ہیں۔

اب ذیل میں قبائلی رسم کے مطابق جرگے اور ثالثی کے ذریعے تنازعات کے حل کرنے کا طریقہ کار اور ثالثی اور جرگے کے عائد کردہ جزا اور سزا کی پر روشنی ڈالتے ہیں پھر ان فیصلوں اور جزا کی شرعی جائزہ بھی لیتے ہیں۔

ننواتی

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مجرم اپنے کئے ہوئے جرم پر پشیمان اور نادم ہے جرم کرنے کے بعد عفو در گزر اور صلح کرنے کا یہ پہلا طریقہ ہے قبائلی ثقافت کے مطابق کسی بھی مالی نقصان یا جسمانی ضرر رسائی کی صورت میں مجرم قبائلی مشران و معتبرین سمیت رات کے وقت ضرر سیدہ کے گھر جا کر اپنی ندامت اور پشیمانی کے اظہار کرتے ہیں اور اس سے معافی مانگتے ہیں اور کہتے ہیں جو ہو گیا سو ہو گیا ہم اس پر شرمندہ اور پشیمان ہیں اب ہم ہر طرح کی جرمانہ ادا کرنے کیلئے تیار ہیں اور اگر جرم بڑا ہو تو مجرم کے گھر کی عورتیں بھی ساتھ جاتی ہیں جو اپنے سروں پر قرآن الکریم رکھ کر ننواتی میں ضرر رسیدہ کے گھر جاتے ہیں عورتیں اسلئے ساتھ ننواتی میں لے جاتے ہیں۔کیونکہ قبائلی لوگوں کے ہاں ایک رسم ہے جو ہر وقت اس پر شدت سے عمل کرتے ہیں کہ عورتوں کا احترام ہر حال میں کرتے ہیں توبسا اوقات ننواتی میں صرف اور صرف عورتوں کی عزت کی خاطر مجرم کو معافی ملتی ہے اور ننواتی میں مجرم اپنے ساتھ دنبے بھی لے کر ضرر رسیدہ کے گھر جاتے ہیں اور معافی ملنے کے بعد دنبے ذبح کر کے کھانے کا انتظام کر لیتے ہیں یہ دنبہ ایک اعزاز ہے اور ایک قسم کی عجز ہے جو مجرم مخالفین کو دیکھاتا ہے اور اکثر دنبے پہلے ہی سے بھیجے ہوتے ہیں اور ننواتی عشاء کے بعد اس کے گھر جاتے ہیں پہلے مجرم کو معاف کرواتا ہے پھر اس کے بعد تنازعہ کو حل کرتے ہیں اور اگر مجرم پر جرمانے کی ضرورت پڑے وہ اسی وقت جرمانہ ادا کرتا ہے۔

باہوٹ ،پناہ

جرم کی سزا سے بچنے کے لیے یا اپنے حق کے حصول کے لیے کسی قبائلی معتبر شخص کے گھر پناہ لینا جب کسی شخص سے کوئی جرم سرزد ہو جائے قتل ڈکیتی چوری وغیرہ تو مجرم علاقے کے کسی طاقتور سردار یا نواب کے گھر جا کر پناہ لیتا ہے بسا اوقات مظلوم بے بس ہو کر ظالم سے اپنے حق کے حصول کے لیے بھی کسی دوسرے شخص کے گھر پناہ لیتے ہیں۔قبائلی رسم کے مطابق پناہ یافتہ کی جان ومال

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

وعزت وآبرو کی حفاظت پناہ دہندہ کا فرض سمجھی جاتی ہے مجرم کی حفاظت کے لیے پناہ دہندہ آخر دم تک لڑتا ہے اگر مجرم نے کسی ایسے شخص سے دشمنی ہے جو پناہ دہندہ کی طاقت سے باہر ہو تو پھر پناہ دہندہ مجرم کو کسی دوسرے طاقتور کی پناہ میں دیتے ہیں۔

عموماجب کوئی جب کوئی کسی کے گھر پناہ لے لیے تو مخالف اس وقت تک بدلہ لینے کی زحمت بھی نہیں کرتے ہیں جب تک وہ وہاں سے باہر نہ آجائے البتہ پناہ یافتہ کی حفاظت ہر قبائلی شخص کی ذمہ داری ہوتی ہے جو مجرم کو بچانے کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے ہیں یہ بات بلوچ اور پشتون اقوام کے ضابطہ اخلاق میں بھی شامل ہے کہ پناہ یافتہ کی حفاظت کرنا فرض ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی ناقابل برداشت ہے اگر دوران پناہ دہندگی مجرم کو کسی قسم کا نقصان پہنچ جائے تو معاشرے میں اس کو بے غیرتی اور نامردانگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ معاشرے میں ایسے پناہ دہندہ کو بہت ذلیل حقیر اور بے ننگ (بے عزت) اور بے غیرت سمجھتے ہیں پناہ دہندہ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے مجرم کی صلح کرواکر مجرم کی جان چھڑائے جب تک مجرم کو بری الذمہ نہ کرے اس وقت تک پناہ دہندہ پناہ یافتہ کی پشت پناہی کرتا رہتا ہے۔

اس رسم کا اگرچہ ایک پہلو درست ہے کہ مظلوم کی حق وصولی ہو جاتی ہے لیکن دوسرے پہلو میں جہاں مجرم کو پناہ دینا ہے بعض اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر قسم کے مجرم کی پشت پناہی کرتے ہیں مجرم کو سزا نہ ملنے کی وجہ سے اور مجرم کی پشت پناہی کی وجہ سے علاقے میں جرائم پیشہ عناصر کی کثرت ہوتی ہے کیونکہ کوئی بھی مجرم جرم کرنے سے پہلے بار بار یہ سوچتا ہے کہ میں پھر اس کے انتقام سے کیسے بچوں گا۔

مگر یہ رسم یاد آتی ہی مجرم انتقام سے بے خوف ہو کر جرم کا ارتکاب کرتا ہے قبائلی علاقوں میں جب بھی مجرم کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے پیچھے کسی دوسرے طاقتور کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے جو مجرم کی سرپرستی کرتا ہے اور جرم کرنے کے بعد اسے پناہ دیتا ہے ان طاقتور علاقائی سرداروں کے بغیر تو علاقے میں پرندہ پر بھی نہیں مار سکتا آج اگر یہ لوگ مجرم کی پشت پناہی چھوڑ دیں تو جرائم میں کافی حد تک کمی آجائیگی ہمارے علاقے میں ایسے بہت واقعات پیش آتے ہیں جس قتل، چوری، میں کسی طاقتور سردار شامل نہ ہو اس کے مجرم پکڑے بھی گئے ہیں اور ان کو سزا بھی دی گئی ہے اور جس کے پیچھے یہ لوگ ہیں وہ مجرم آج بھی بازاروں میں کھلم کھلا پھرتے ہیں۔

جرگہ کی شرعی حیثیت

باہمی مشاورت کے ذریعے اور تجربہ کار عمر پختہ معتبرین کے ذریعے اجتماعی یا انفرادی مسائل حل کرنا جس میں فریقین کو کماحقہ حق مل جائے اور جس کے ذریعے کئی صدیوں تک ایک دوسرے کے خون بہانے والوں کو ایک پلیٹ میں بٹھا کر کھانا کھلائیں اجتماعی فوائد کے علاوہ اس میں فردا فردا ہر شخص کا تنازعہ حل ہو جاتا ہے نہایت ہی اچھا اور مستحسن اقدام ہے۔ باہمی مشاورت سے کوئی کام کرنا تو شرعی حکم ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اللہ تعالیٰ کاارشاد مبارک ہے وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ [8] اے پیغمبر ﷺ ان سے مشورہ کرو۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیاوی معاملات اپنے محبوب پیغمبر! کو صحابہ کرام سے باہمی مشاورت کرنے کا حکم دیا ہے جب یہ حکم اس ہستی کیلئے ہے جو خطاؤں سے پاک ہے تو ہمارے لئے بطریق اولیٰ ہے۔دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ [9] اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی ایک صفت ذکر کی ہے کہ وہ آپس میں باہمی مشورہ کرتے ہیں۔

خود حضور نبی کریم ﷺ ریاست مدینہ کے فیصلے صحابہ کرام کے مشورے سے کیا کرتے تھے قبائل مسائل جنگی تدابیر میں بھی آپ ﷺ صحابہ کرام سے مشاورت کرتے تھے جس میں بسااوقات کسی ایک صحابی کی رائے کو ترجیح دی گئی ہے۔

اوراس طریقے کو اپناتے ہوئے خلفائے راشدین نے خلافت راشدہ کی بنیاد شورائی نظام پر رکھی تھی خلفائے راشدین ہر معاملے میں دیگر جلیل القدر صحابہ کرام سے مشاورت کے واقعات موجود ہیں خود خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق کا انتخاب بھی ایک جرگے کے ذریعے سے ہوا تھا لہٰذا اسلامی تاریخ کے اوراق کی روگردانی سے ہمیں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جس میں ایک متنازع مسئلہ کا حتمی فیصلہ مجلس شوریٰ اور جرگے کے ذریعے ہوا ہے۔

جرگے کے ذریعے تو اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر عوام الناس کی بہت مشکلات حل ہوتی ہیں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے خیرالناس من ینفع الناس [10] لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔اور عموماً جرگے کے ذریعے قتل اور دیگر سنگین جرائم کی وجہ سے جن خاندانوں کے درمیان دوریاں آئی ہیں ان دوریوں کو دور کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ [11] تم اللہ سے ڈرو اور اگر تم مؤمن ہو تو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے رہو آپس میں ناراض افراد کی صلح کرواؤ؛ دوسری جگہ ارشاد فرمایا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ [12]

بلا شبہ مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے بھائیوں کے مابین صلح کرواؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

حدیث مبارکہ میں ہے

"الاأُخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلاة والصدقة قالو ابلیٰ قال اصلاح ذات البین وفسادذات البین الحالقة[13]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں روزے نمازاور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں ؟صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا اور اس کے برعکس آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) منڈدینے والی خصلت ہے

صلح کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص دو ناراض بھائیوں میں صلح کروائے گا اللہ پاک اسے ہر کلمہ کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطاء فرماتا ہے جھوٹ گناہ کبیرہ ہونے کے باوجود دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے جائز ہے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

لایحل الکذب الافی ثلاث یحدث الرجل امر أته لیرضیهاوالکذب فی الحرم والکذب لیصلح بین الناس [14]

صرف تین جگہ پر جھوٹ بولنا جائز اور حلال ہے ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی سے بات کرے تاکہ اس کو راضی کرے دوسرا جنگ میں جھوٹ بولنا تیسرا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔

لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں نفس جرگہ کی نہ صرف مشروعیت ثابت ہے بلکہ ہمیں اس بات کی تلقین بھی دی گئی ہے کہ معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کیا کرو اگر دو مسلمان بھائیوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوا تو ان کے درمیان صلح کرواؤ ہاں یہ بات ہے کہ جرگے کے نظام میں کچھ ایسے دفعات ضرور موجود ہیں۔

جو اسلامی تعلیمات کے صراحتاً خلاف ہیں جیسے بدل صلح میں آزاد عورتیں دینا اس کے بارے میں شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ رسم جو اسلامی احکام کے متصادم ہو وہ ناجائز ہے اور وہ رسوم جو عین دین اسلام کے مطابق ہیں ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لہٰذا نفس جرگہ سسٹم جس کا مقصد عوام الناس کے اجتماعی اور انفرادی مسائل کو حل کرنا ہے بالکل شرعاً درست ہے اور جرگے کے ذریعے بعض وہ فیصلے جو اسلامی احکام کے خلاف ہیں وہ بالکل شرعاً غلط ہیں۔

ثالثی کی شرعی حیثیت

ان رسومات میں سے جو قبل از اسلام عرب میں رائج تھیں اور اسلام آنے کے بعد اسلام نے انہیں مزید ترقی دی ان میں سے ایک ثالچی یعنی تحکیم بھی ہے قبل از اسلام عرب قبائل تمام تنازعات کو تحکیم کے ذریعے حل کرتے تھے اور اسلام نے انہیں مزید دوام

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

بخشا۔اصل میں اسلام نے ہمارارخ ایسے طریق کی طرف موڑاہے جس پر عمل درآمد نہایت ہی سہل ہے خود حضور ﷺ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا آپ ﷺ آسان تر عمل کو اختیار کرلیا کرتے تھے باقی احکامات کی طرح بھی اسلام نے ہمیں معاملات کے تنازعات کے حل کاآسان طریقہ بتایاہے وہ ہے تحکیم۔

خود نبی کریم ﷺ نے بھی لوگوں کے درمیان ثالچی کے ایسے واقعات سے سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں اس سے.بڑھ کر خود رب محمد ﷺ کاارشاد مبارک ہے

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ‌ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّـقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ○[15]

اوراگرتمہیں ان کے درمیان ناچاقی پیداہونے کاڈر ہوتوایک ثالث خاوند کے خاندان والوں سے اورایک ثالث بیوی کے خاندان والوں میں سے مقرر کرواگرزوجین کاارادہ اصلاح کاہوتواللہ تعالیٰ انہیں اس کی باہمی توفیق عطاء فرمائے گااللہ تعالیٰ جاننے والااورہر چیز سے باخبر ہے۔

اس اہم فریضہ کے نبھانے کیلئے اورایک اہم مسئلہ جوخاونداور بیوی کے درمیان پیداہوتاہے اس تنازعہ کوحل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانبین سے دوثالث مقرر کرنے کاحکم دیاہے اس میں مصالحت کاپہلوغالب ہوتاہے اوردوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ○[16]

اوراگرآپ ان کے درمیان کوئی فیصلہ کرتے ہوتوانصاف کیساتھ کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کوپسند کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:۔

عن شریح عن ام ہانی عن ابیه انه لماوفدرسول اللہ ﷺ مع قومه سمعهم وهم یکنون هانی اباالاحکم فدعاه رسول اللہ ﷺ فقال ان اللہ هوالحکم والیه الحکم فلم تکنی ابالحکم ---؟ قال ان قومی اذااختلفوافی شئی آتونی فحکمت بینهم فرضی عن کلاالفریقین قال ﷺ مااحسن هذافمالک من الولد---؟قال لی شریح وعبداللہ وسلم قال فمن اکبرهم قال شریح قال قالت ابوشریح ودعاولولده [17]

شریح بن ہانی اپنے والدہانی سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں اپنی قوم کیساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہواتوحضور ﷺ نے میری قوم والوں کو مجھے ابوالحکم کہتے ہوئے سناحضور ﷺ نے مجھے بلایااورفرمایاکہ حکم

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

تواللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور حکم اللہ ہی کا چلتا ہے آپ نے ابو لحکم کنیت کیوں رکھی ہے ---؟ہانی نے عرض کیا کہ میری قوم والوں کے درمیان جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تووہ میرے پاس آتے ہیں میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اوراس سے دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو اچھی بات ہے لیکن کیا آپ کی اولاد ہے ---؟میں نے عرض کیا کہ شریح، عبداللہ، مسلم میرے بیٹے ہیں حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ بڑے کون ہیں ---؟ میں نے عرض کیا شریح، حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ ابو شریح ہیں اور میرے لئے اور میرے بیٹے کیلئے دعا فرمائی۔

تو یہ حدیث مبارکہ صاف اور واضح طور اس بات پر دال ہے کہ اسلام میں فریقین کے درمیان فیصلہ کرنا بہت مستحسن عمل ہے اس کے علاوہ بے شمار احادیث اور واقعات ایسے موجود ہیں جس میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام سے فریقین کے درمیان تحکیم کرنے کے واقعات منقول ہیں۔

باہوٹ، پناہ کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ۝

[18]اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگ کر آپ کے پاس آئے تو اس کو پناہ دے دو تاکہ وہ خدا کی بات سنے پھر اس کو اپنے گھر پہنچا دو یہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ [19]جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی یہ تمام لوگ سچے مسلمان ہیں ان کے لیے مغفرت اور عزت کا رزق ہے" حضرت عمر بن حمقؓ سے روایت ہے قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من امن رجل علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیامۃ [20]فرمایا میں نے حضور ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کو جو شخص کسی کو اس کی جان کی امان دے اور پھر اس کو مار ڈالے تو قیامت کے دن اس کو بدعہدی کا جھنڈا دیا جائے گا۔

20

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مذکورہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ صراحتاً اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کسی کو پناہ دینا نہایت ہی اچھا اقدام ہے لیکن بلوچستان کے قبائل میں جو مذکورہ پناہ دینے کی رسم ہے نہ اس کو مطلق احسن کہہ سکتے ہیں اور نہ مطلقاً اس کو قبیح کہہ سکتے ہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے۔

کسی ظالم سے اپنا حق حاصل کرنے والے کو پناہ دینا کسی مقروض کو پناہ دینا تاکہ یہ پھر آہستہ آہستہ اپنا قرض ادا کرے یعنی ہر وہ صورت جس میں دوسرے مسلمانوں کا حق ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ اس سے جرائم پیشہ عناصر کو کوئی تقویت ملتی ہو اور نہ ایسے لوگوں کو پناہ دینے سے معاشرہ مزید بدامنی کا شکار ہوتا ہو بلکہ پناہ دینے کا مقصد نیک ہو جیسے پہلی آیت میں کفار کو پناہ دینے کا مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ کچھ سنے شاید وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں اور دوسری آیت میں پناہ دینے کا مقصد تو خوب واضح ہے کہ مسلمانوں کو پناہ دینے سے اسلام کو مزید تقویت ملی اگر پناہ دینے کے پیچھے کوئی ایسا نیک مقصد ہو تو شرعاً بالکل درست ہے۔

لیکن ایسے پناہ گزین کو پناہ دینا جس کو پناہ دینے سے معاشرے میں مزید فساد برپا ہونے کا خدشہ ہو مثلاً بعض ایسے لوگ جو ناحق لوگوں کو قتل کرتے ہیں لوگوں سے بھتہ لیتے ہیں ہر وقت چوری ڈکیتی میں ملوث پائے جاتے ہیں عزت مند خاندانوں کی عزت لوٹتے ہیں مجرم یہ سارے جرائم بلاخوف وخطر کرتے ہیں کیونکہ جرم ثابت ہونے کی صورت میں یہ کسی طاقتور کے گھر پناہ لے کر طاقت کے زور پر پھر یہ معصوم ثابت ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کو پناہ دینا جس کو پناہ دینے سے معاشرے میں فساد کا خدشہ ہو اور لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہوں شرعاً بالکل ناجائز ہے ایسے ظالموں کو پناہ دینے کو انسانی ہمدردی سے تعبیر کرنا حماقت کے سواء کچھ نہیں۔ہاں اگر خطاءً انسان سے کوئی جرم سرزد ہو جائے جو اپنے کئے ہوئے جرم پر پشیمان ہو اور اس کو ترک کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہو تو ایسے شخص کو پناہ دینا درست ہے مگر جس شخص کا پیشہ یہی ہو ناحق خون بہاتا ہو لوگوں سے بھتہ لیتا ہو اغواء برائے تاوان چوری اور ڈکیتی میں سرفہرست ہو ایسے شخص کو پناہ دینا درست نہیں ہے۔

خلاصہ کلام:

جرگہ اور ثالچی کے ذریعے مسائل اور تنازعات کو حل کرنا ،فریقین کے درمیان صلح کرانا نہایت بہترین اقدام ہے جرگہ ہمیشہ قومی مفاد اور علاقے کے امن وامان و بہتری کے حق میں فیصلے صادر فرماتے ہیں اسی طرح ثالچی فریقین کو جلد اور بلا عوض انصاف فراہم کرتا ہے اگرچہ جزوی طور پر اس کے کچھ فیصلے خلاف شرع بھی ہو سکتے ہیں لیکن وہ بہت کم اور نہ ہونے کے برابر ہیں اسی طرح کسی کو نیک نیتے کے ساتھ پناہ درست ہے البتہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ظالم کی حمایت نہ ہو جس سے ظالم کو مزید تقویت ملتی ہے اور علاقے کی امن وامان کو برباد کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر شاہ محمد مری، بلوچ قوم قدیم عہد سے عصر حاضر تک ،ص424
2. سید انوار الحق جیلانی پشتونامہ ، لاہور مرکزی اردو بورڈ، 1975ص 152
3. جیمز w سپین پشتونوں کی تاریخ اردو ترجمہ ایم انور رومان، کوئٹہ گوشہ ادب جناح روڈ، ص138
4. سید انوار الحق جیلانی ، پشتونامہ ،لاہور مرکزی اردو بورڈ ص 152
5. جیمز و سپین پشتونوں کی تاریخ کوئٹہ گوشہ ادب جناح روڈ، ص143،144

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

6. جیمز سپین پشتونوں کی تاریخ ، گوشہ ادب کوئٹہ ، ص140
7. طاہر محمد خان سیاسیات بلوچستان کوئٹہ ایم ایم ٹریڈرز 1988، ص 141
8. سورۃ عمران آیۃ نمبر 159
9. سورۃ شوری آیۃ نمبر 38
10. علاوالدین متقی ، کنزالاعمال، کتاب المواعظ، مکتبہ رحمانیہ لاہور ج،8 ص 201
11. سورۃ الانفال آیۃ نمبر 1
12. سورۃ الحجرات آیۃ نمبر 10
13. سلمان بن اشعث ، سنن ابی داود، کتاب الادب، لاہور مکتبہ نور علم پبلی کیشر ج 2،ص، 673
14. محمد بن عیسی، جامع الترمذی لاہور مکتبہ رحمانیہ ج 2 ص 458
15. سورۃ النسآء آیۃ نمبر 35
16. سورۃ المائدہ آیۃ نمبر 42
17. سلمان بن اشعث ، سنن ابی داود، کتاب الادب، لاہور مکتبہ نور علم پبلی کیشر ج 2،ص 677
18. سورۃ التوبۃ آیت نمبر 6
19. سورۃ الانفال آیت نمبر 74